اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان گفتگو کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی مقتدی کو اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان کوئی بات کرنی ہو، مثلاً امام صاحب سے عرض کرنا کہ آپ اعلان کر دیں کہ آگے صفوں میں جگہ باقی ہے، پہلے وہ مکمل کر لیں یا چھوٹے بچوں کو خاموش رہنے کی تاکید کرنا کہ دورانِ جماعت شور نہیں کرنا، تو کیا اقامت کے بعد اس طرح کی گفتگو کرنے کی اجازت ہے؟

سائل: نثار احمد

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اقامت اور تکبیرِ تحریمہ کے درمیان بلاضرورت گفتگو کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، البتہ اگر کسی دینی معاملے کے لیے بات کرنی ہو، مثلاً امام صاحب کو آگاہ کرنا کہ "اگلی صفوں میں خلا ہے، اعلان کر دیں کہ پہلے اگلی صفیں مکمل کریں" یا "بہت چھوٹے بچوں کو سمجھا کر پچھلی صفوں میں بھیجنا" یا "بچوں کو شور شرابا کرنے سے روکنا" یا ساتھ کھڑے نمازی کو آدابِ نماز سے آگاہ کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ اقامت ہو جانے کے بعد صفیں درست کرنے کا کہنا تو احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

اقامت اور تکبیرِ تحریمہ کے مابین کلام کرنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے، چنانچہ ابو عبد اللہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 256ھ/870ء) روایت کرتے ہیں: أقيمت الصلاة، والنبي صلى الله عليه وسلم يناجي رجلا في جانب المسجد۔ ترجمہ: نمازِ عشاء کے لیے تکبیر پڑھی جا چکی اور نبی اکرم ﷺ مسجد کے ایک کونے میں کسی شخص سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ (صحیح البخاری، جلد 01، صفحہ 130، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

اس حدیث مبارک کے تحت "نجاح القاری لصحیح البخاری" میں ہے: قال صاحب التلويح فيه جواز الكلام بعد الإقامة وإن كان إبراهيم والزهري وتبعهما الحنفية كرهوا ذلك۔۔۔ وأنت خبير بأنه إنما كره الحنفية الكلام بين الإقامة والإحرام لغير الضرورة وأما إذا كان لأمر من أمور الدين فلا يكره۔ ترجمہ: صاحبِ تلویح نے فرمایا: اس میں اقامت کے بعد کلام کرنے کا جواز پایا جاتا ہے، اگرچہ حضرت ابراہیم و زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور ان کی پیروی کرنے والے احناف نے اِسے مکروہ قرار دیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ احناف نے اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان کلام کرنے کو صرف اس صورت میں مکروہ قرار دیا ہے، جب کلام غیر

ضروری ہو، البتہ اگر وہ کلام دینی امور میں سے کسی کام کے لیے ہو، تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (نجاح القاری، جلد05، صفحہ140، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کسی امرِ دینی کے لیے کلام کرنا بلا کراہت جائز ہے، چنانچہ علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 855ھ/1451ء) نے لکھا: قلت: إنما كره الحنفية الكلام بين الإقامة والإحرام إذا كان لغير ضرورة، وأما إذا كان لأمر من أمور الدين فلا يكره۔

ترجمہ: میں نے کہا: احناف نے تب ہی اقامت اور تکبیرِ تحریمہ کے درمیان کلام کرنے کو مکروہ قرار دیا، جب وہ بلا ضرورت ہو، لہذا اگر کسی دینی معاملے پر کوئی بات کی، تو اس میں کراہت نہیں۔ (عمدۃ القاری، جلد05، کتاب مواقیت الصلاۃ، صفحہ158، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

جب عام گفتگو کرنا درست ہے، تو صفوں کی درستی کے لیے امام صاحب کو یاددہانی کروانا اور پھر امام صاحب کا اعلان کرنا بھی جائز ہے،

چنانچہ حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں: أقيمت الصلاة، فأقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه فقال: أقيموا صفوفكم وتراصوا، فإني أراكم من وراء ظهري۔ ترجمہ: اقامت پڑھی جا چکی تھی، تو نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہماری جانب رُخ کرتے ہوئے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور باہم مل کر کھڑے ہو۔ بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (صحیح البخاری، جلد01، باب اِقبال الاِمام علی الناس، صفحہ145، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

اِسی روایت کو امام نسائی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے صیغۂ استمرار کے ساتھ روایت کیا، جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ ایک دفعہ کا واقعہ نہیں، بلکہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عموماً اقامت کے بعد یہ اعلان فرمایا کرتے تھے، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نقل فرمایا: عن انس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: «استووا، استووا، استووا، فوالذي نفسي بيده إني لأراكم من خلفي، كما أراكم من بين يدي۔ ترجمہ: حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عموماً یوں فرمایا کرتے تھے: اپنی صفیں برابر کرلو، اپنی صفیں برابر کرلو، اپنی صفیں برابر کرلو۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے ہوتے ہوئے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں، جیسے تمہیں سامنے ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ (سنن النسائی، جلد02، صفحہ91، مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری، قاہرۃ)

شارِحِ بخاری، علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حدیثِ بخاری کے تحت لکھا: مما يستفاد منه: جواز الكلام بين الإقامة وبين الصلاة ووجوب تسوية الصفوف۔ ترجمہ: اِس روایت سے اِقامت اور نماز کے درمیان کلام کرنے کا جواز اور صفوں کے برابر ہونے کا وجوب مستفاد ہوتا ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد05، صفحہ255، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1422ھ/2001ء) نے لکھا: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامت اور تکبیرِ تحریمہ کے درمیان کلام کرنا، جائز ہے، نیز اس حدیث میں آپ ﷺ کا یہ معجزہ ہے کہ اشیاء کو

دیکھنے میں آپ ﷺ دیگر انسانوں سے مختلف ہیں۔ آگے پیچھے سے دیکھنا اور روشنی و تاریکی میں دیکھنا آپ کی شانِ امتیازی ہے۔ اِس میں آپ کی نظیر معدوم ہے۔ (تفہیم البخاری، جلد 01، صفحہ 1078، مطبوعہ تفہیم البخاری پبلی کیشنز، فیصل آباد)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9575

تاریخ اجراء: 28 ربیع الثانی 1447ھ/22 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net